1824

لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

رسالہ رسم آموز شرافت دینی برطبق پیروی شریعت نبوی چہرہ نمای افصاف مسمی بہ

کتاب الاشراف

۱۳۲۶ھ ۱۹۰۹ع

ساکن ... ضلع پورنیہ ... از تصنیفات ...

بہ تکفل مصارف طبع منجانب حامی دین منشی شیخ بدرالدین احمد صاحب رئیس ضلع پورنیہ

مطبع نامی منشی نولکشور ... میں چھپا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U5318

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین [illegible] والصلوٰۃ والسلام علی محمد [illegible] [illegible]

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد التماس یہ ہے کہ [illegible] بھائی مسلمان [illegible]

زمانہ میں اکثر آدمی ایک دوسرے کی بہ نسبت اپنے کو اور اپنے یگانہ [illegible] کو

اچھا قرار دیتے ہیں [illegible] کو اور دوسرے کے یگانہ و برادر کو حقیر اور

خراب اور [illegible] کہتے ہیں [illegible] اس ضلع [illegible] کے اندر [illegible]

اور بارہ [illegible] میں اس بات کا [illegible] [illegible] [illegible] والے

درجہ بدرجہ کمینہ اور کم ذات [illegible] اقرار دیتے ہیں یعنی جسقدر زیادہ [illegible]

ہوتے ہیں وہ اسیقدر اپنے کو شریف اور اچھا کہتے ہیں پھر اس [illegible] کے ساتھ

نادار اور مالدار بھی [illegible] اور بھی زیادہ شریف اور اچھے کہلاتے ہیں اسی طرح

جسقدر [illegible] ہیں وہ اسی قدر کمینے اور کم ذات [illegible] کے نزدیک سمجھے

پھر اس [illegible] کے ساتھ اگر مالدار اور نادار بھی [illegible] اور نادار [illegible] وہ [illegible]

نزدیک ناچیز اور [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] [illegible]

ٹھیک ٹھیک [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] یگانہ [illegible] [illegible]

۸۹۱۰
۱۴ک
۲۴
۵۳

فخر اور بڑائی اور خود پسندی اور گول بالی بری زبانی اور بے تُکی بات ہے کیونکہ جب سب کوئی اپنے کو اعلے اور دوسرے کو ادنے سمجھتا ہے تو اب ہم کسکو ادنے اور کسکو اعلے کہینگے اور کس سند اور ثبوت سے آسکے ادنے اور اعلے ہونے کو پہچانکر آسکے دعوے سے آسکو دور اور فرق کرینگے کیونکہ ہر کوئی اس بات کو جانتا نہیں کہ اشرف اور کم ذات کسکو کہتے ہیں اور یہ کس چیز سے ہوتا ہے اور کون کس درجہ کا اشرف اور اجلاف اور نالائق ہے پس اس پہچان کے لیے ہمارے پاس دلیل حدیث اور قرآن ہے اسی سے آسکے دعوے صحیح یا غلط کو ہم جانینگے اسلیے خلاصہ ہر باتون کا مجموعہ اور مختصر کے ساتھ لکھتے ہیں آسکو یاد رکھنا چاہیے

CHECKED 2001

پانچ قسم کی دلیل درباب اشرافونکے

اول یہ کہ اگر یہ سبب پچھم طرف گھر ہونے کے لوگ اشراف کہلاویں تو جو سب سے زیادہ پچھم میں رہتا ہے وہ سب سے زیادہ اشرف ہو سکتا ہے اسیطرح جو سب سے زیادہ پورب میں رہتا ہے وہ سب سے زیادہ کمینہ اور کم ذات ہو سکتا ہے اس صورت میں پچھم والا ہر پورب والے کو درجہ بدرجہ کمینہ اور کمینہ کہہ سکتا ہے اور اس کمینہ کہلانے تک اپنے کو کوئی راضی نہیں ہے پس جب اپنے کو کمینہ کہلانے پر کوئی راضی نہیں تو دوسرے کو کمینہ اور کم ذات کہنا بھی لائق و لازم نہیں — دوسرے اگر یہ سبب زبان مختلف کے کوئی اشرف اور کوئی کمینہ کہلاویں تو یہ بھی ہو سکتا نہیں کیونکہ زبان بھی ہر ایک ملک کی ہر ایک قسم پر ہے یعنی عرب میں عربی اور فارس میں فارسی اور ہندوستان میں ہندی اور بنگالہ میں بنگالی وغیرہ بولتے ہیں اور ان سب میں زبان عربی افضل ہے اور یہی زبان حدیث و قرآن و آخرت کی ہے — لیکن اس عربی زبان کا بولنے میں بھی فخر نہیں کرنے اچھے کام کے اچھے نہیں کہلا سکتے یعنی اشراف

اور آئندہ کے فساد مٹانے کے واسطے صرف ایک نکاح کے مسئلہ مین فقہ کی ساری
کتابون مین فرق کیا ہی کہ نکاح کفو کے ساتھ یعنی اپنے برابر اور جوڑ والے کے
ساتھ کرین اور اگر کسی کے کفو مین بالکل لوگ شرک و بدعت مین گرفتار ہین تو غیر کفو
جو شرک و بدعت سے پاک ہو اُسکے ساتھ نکاح کرے اور بغیر اسکے بھی اگر کوئی شخص
غیر کفو کے ساتھ نکاح کرے تب بھی درست ہی اس بات کی تصریح کتابون مین موجود ہی
انتہی۔ اور اکثر آدمی خلاف اسکے فقط اپنے ہی ذات و یگانہ کو کفو کہتے ہین اور
اُسی کے ساتھ شادی و نکاح کرنا جائز جانتے ہین اگرچہ وہ شخص شرابی اور
بے نمازی اور بت پرست بھی ہو اور جو اُسکے یگانہ اور برادری مین نہین ہی
اُسکے ساتھ شادی و نکاح کرنا جائز نہین جانتے اگرچہ وہ بڑا علم دار اور دیندار
بھی ہو لیکن اسپر بھی نادان لوگ مال و جاہ اور مرتبہ کے سبب سے اپنے دعوی
اُٹھا کر بیٹھتے ہین یعنی جسکے یگانہ اور برادری کے لوگ غریب اور حقیر ہوتے ہین
یا مطلب اور میل کے موافق شادی کرنے مین لڑکا و لڑکی نہین ملتی ہی تو اُس اپنے
یگانہ و برادر کو چھوڑ کر غیر کفو کے بڑے بڑے لوگون کے ساتھ بیٹیا بیاہ شادی
و نکاح کر لیتے ہین اور جاننا چاہیے کہ مسلمان کی مسلمانی کچی مٹی کی مانند
نہین ہی کہ ٹوٹے اور پھوٹ جاوے یا رنگ اُسکا بدل جاوے بلکہ ایمان اور
اسلام وہ چیز ہی کہ جسمین لگایا جاوے اُسکو سونا اور چاندی کے مانند بنا دیوے

بیان کلمہ کیمیا کا

یعنی کلمہ طیب وہ کیمیاے سعادت ہی کہ ہمیشہ کے لیے ہر ناپاک کو پاک
اور ہر نالائق کو لائق اور ہر خراب کو اچھا کر دیتا ہی اور اس کلمہ کیمیا کو کوئی چیز
خراب نہین کر سکتی۔ یعنی جو کم ذات اور نجس ذات اس کلمہ پاک پر ایمان لاوے
اور عمل کرے وہ اپنی نجاست اور خباثت سے پاک اور صاف ہو جاوے

پھر وہ شخص کون اشراف ہی کہ اس کلمہ کے ایمان لانے والے اور عمل کرنے والے سے شادی
اور نکاح کے معاملہ کرنے مین بہت ڈرتا اور دور دور مانند خوف شیر کے بھاگتا ہی
اور اُسکو ہم شریک اور ہم برابر بلکہ بہتر اور افضل تر نہین کہکر ایک دروغ اپنے کلام
بہتان کا یعنی کم ذات اور کمینا پن ذات کا لگا کر صفت مین گناہ اپنے اوپر لیتا ہی
اور یہ بے دلیل اشراف لوگ جب اسقدر اپنے دینی اور ایمانی بھائی سے ڈر کر اپنی
اشرافیت کو بچاتا ہی یعنی اپنی بہن اور بیٹی کے نکاح اُس سے نہین کرتا ہی اور
نہ اُسکی بہن و بیٹی کو اپنے نکاح مین لا سکتا ہی سو اس کاذب اشراف بھائی سے
ہم یہ کہتے ہین کہ جب تمنے اپنے ہم شریک مسلمان بھائی سے اسقدر ڈر کر اُسکے ساتھ
نکاح نہ کیا تو جو ہنود کہ مسلمان ہووے اور دین محمدی پر آوے تو اُسکو اور اُسکی
نسل کو شاید قیامت تک اپنی بیٹی اور بہن سے یا بیٹی اور بہن کی نسل سے نکاح
نہین کر سکتے اور نہ اُسکی بہن و بیٹی کو یا اُسکی نسل کو اپنے یا اپنی اولادون کے
نکاح مین لا سکتے ہی پس اس صورت پر اُس ایمان لانے والے کا کیا حال ہو۔
اگر کہوگے کہ کسی چھوٹے اور گمنام آدمی کے ساتھ اُسکے نکاح کا معاملہ ہو تو اُسکا
جواب ہم یہ کہتے ہین کہ جب تمنے ہر طرح سے بڑے آدمی ہو کر اُس ایمان لانے والے
مسلمان کے ساتھ نکاح کے معاملہ کرنے مین ہمت و قوت نہ پائی تو وہ گمنام غریب کی
اسکی کیونکہ ہمت و قوت ہو۔ یا وہ ایمان لانے والا بھی ہر طرح سے بڑا آدمی ہو
تو وہ کیونکر کسی گمنام غریب کو اس امر مین پسند رکھ سکتا ہو۔ بہر حال یہ ایسی
کٹھن اور مشکل کا معاملہ ہو کہ پھر وہ ایمان لانے والا اس دین اسلامی سے اپنی
قوم مین چلا جا سکتا ہی یعنی اپنی قوم مین لوٹ جا سکتا ہو۔ اور یہ کرنا درست نہین
چنانچہ بعینہ یہی حال ایک مقام پر ہوا یعنی قوم ہنود قریب دس بارہ آدمی کے
عورت و مرد سے مسلمان ہوے اور کلمہ مسلمانی کا پڑھا پھر بعد اُسکے کسی مسلمان نے

آنکی بہن اور بیٹیون کے ساتھ نکاح نکیا تب وہ لوگ اس تنگی اور تکلیف مین
پڑکر پھر اپنی قوم ہنود مین مل گئے - اب دیکھنا چاہیئے کہ باوجود تمام ملک کے
ہنود کو رغبت دیکر اور نصیحت کرکر ہمارے دین مسلمانی مین لانے کا اللہ و رسول نے
حکم فرمایا ہی اور یہ لوگ کیسے اشراف اور مسلمان ہین کہ جو اپنی خوشی سے اس دین
مسلمانی مین آوے اُسکو بھی اپنی نامقبولی اور ناپسندی سے تنگی و تکلیف مین ڈالکر اس
دین محمدی سے نکال دیوین - اور نہین سمجھتے ہین کہ زمانہ سابق مین کیسے کیسے
خاص لوگ دین کفر کو چھوڑکر ایسے عورت اور مرد کو اپنے شریک و رفیق بنا چکے ہین
اور اسوقت اس زمانہ مین بھی اصل ہندوستان کی طرف ہزارون ہزارون ہنود
مسلمان ہوتے ہین تو کوئی اُسکا عیب کرکے اُنکو اپنی شرکت و شمول سے
جدا نہین کرتے - پھر بعد اسکے چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ درباب کذب
اشرافیت کے نقل کرتے ہین تاکہ حقیقت حال اُسکی معلوم ہو جاوے -

ترجمہ آیات قرآن شریف - فرمایا اللہ تعالے نے سورہ حجرات مین کہ اے لوگو
تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی تمکو ایک مرد سے اور ایک عورت سے اور بنا دین تمہاری
ذاتین اور گوتین تاکہ آپس مین پہچان ہو مقرر بزرگی اللہ کے یہان اُسکی
جو پرہیزگار ہی بیشک اللہ سب جانتا ہی خبردار - یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی مین
بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعریف کے واسطے ہین
بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی کی ہی جسکو تقوی بہت ہی وہ اللہ کے
نزدیک بزرگ ہی اگرچہ کم ذات ہو اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے نزدیک بزرگ
نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو - اور فرمایا سورہ ہمزہ مین یعنی خرابی ہی ہر طعنہ دینے
اور عیب چننے والے کی - اور فرمایا سورہ مؤمنون مین کہ پھر جب پھونکا جاویگا صور
تو نہ ذاتین رہینگی اُسدن اور نہ آپس مین پوچھنا - یعنی قیامت کے دن

کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نہ کیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا۔ یعنی
باپ بیٹا ایک دوسرے کے شامل نہیں ہر ایک سے انکے عمل کا حساب ہوگا۔
اور فرمایا سورہ نجم میں۔ سو نہ کہو اپنی ستھرائیان۔ یعنی بے عیب محض ذات
خدا کی ہے ہر آدمی کین کچھ کچھ عیب تھوڑا یا بہت لگا ہی ہے پھر اپنی تعریفین
اور بڑائیان کرنا محض بیجا ہے۔ اور فرمایا سورہ بقر مین اور نکاح مین نہ لاؤ
شرک والی عورتین جب تک ایمان نہ لاوین اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے کسی
شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے اور نکاح نہ کرو شرک والون کو جبتک
ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے کسی شرک والے سے اگرچہ تمکو خوش
آوے وہ لوگ بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور
بخشش کی طرف اپنے حکم سے۔ اور فرمایا سورہ حجرات مین یعنی مسلمان جو ہین
وہ بھائی ہین یعنی سب مسلمان آپس مین ایک بھائی ہین۔ سو ملا دو اپنے
دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو۔ اور فرمایا مضبوط
پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے
اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے
اسکے فضل سے بھائی اور تم تھے ایک کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تمکو
اس سے خلاص کیا ایسے کھولتا ہے اللہ تمپر نشانیان اپنی شاید تم راہ پاؤ۔
اور فرمایا سورہ حجرات مین کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی
قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوویں انسے اور نہ بیبیان کسی بی بی سے شاید
کہ وہ ہوون بہتر انسے اور مت عیب لگاؤ آپس اپنے کو اور مت برا نام کرو ایک
دوسرے کے لقبون سے۔ اور فرمایا اے ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتین لگانے سے
مقرر بعضی تہمت گناہ ہے اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور برا نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک

دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم مین کسی کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو
مردہ ہو سو گھن آئے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے
مہربان — اسیطرح بہت سی آیتین ہین اس باب مین —

ترجمۂ احادیث شریف — اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
فخر کرنا حسبون مین اور طعن کرنا نسبون مین یعنی اپنے اور اپنے باپ دادے کا
فخر اور تعریف کرنا اور دوسرے کے نسب ذات کی برائی کو بیان کرنا یہ میری
امت مین امر جہالت سے ہے — اور فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہ ہوگا
جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ چیز نچاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے — اور
فرمایا کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین — اور فرمایا کہ آدمی کو اتنی ہی برائی
کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے — اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے مومن پر
مومن کا خون اور مال اور آبرو اور اسپر بدگمانی کرنی حرام کی ہے — اسیطرح بہت سی
حدیثین ہین — پس جب اللہ و رسول نے خلاف حکم اپنے کے حسب و نسب کی
تعریف نہ کی اور اسکے فخر اور برائی کرنے کو منع فرمایا تو اسکے برخلاف تم بے دلیل
اشراف کسلیے اپنا فخر کرتے ہو — اور اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کرکے
اللہ و رسول کے دشمن اور نافرمان بنتے ہو — چاہیے کہ اس بیفائدہ بات سے
توبہ کرو اور سارے کام اور کلام مین اللہ و رسول کے تابع بنجاؤ — اور جس کام کلام کے
لیے جسطرح پر جو حکم دین کے آئین مین یعنی حدیث و قرآن مین اللہ و رسول نے
مقرر کردی ہے اسمین کچھ بھی کم و زیادہ نکرو تو یہ البتہ تمھاری شرافت اور صفت کی
دلیل ہے اور جو شخص اس موافق کے ہونگے وہ اپنا ناحق فخر اور برائی کیون کرینگے
اور یہ صفت اور شرافت کی چال اور حال نہین کہ دنیا مین ہزارون اور لاکھون
نعمتون اور حکمتون اور نعمتون کو اللہ تعالے نے کیا ہمیشہ اور ہر وقت مین دیکھے

اور اسکو حدیث اور قرآن کے حکم کے مطابق صحیح اور سچ پاوے اور آخرت کے اور آخرت کے معاملے کے صحیح اور سچ ہونے کا ذرہ بھی یقین رکھکر آخرت کے کام نہ کرے بلکہ خلاف اسکے رات و دن نافرمانی اور گناہ کرتے رہے حالانکہ اشراف کے معنی بزرگی اور مرتبہ کے ہین اور یہ کون اشراف ہے کہ آخرت کے ایمان اور یقین اور عمل اور علم وغیرہ سے خالی ہو یہان تک کہ پیشاب کرکے پانی نہ لیوے اور ناپاک اور گندہ رہجاوے اور جنابت کا غسل یعنی ناپاک ہوکر غسل نہ کرے یا کرے بھی تو سر سے پاؤن تک بدن نہ بھگوئے اور غسل مین کلی نہ کرے اور ناک مین پانی نہ دیوے اور گھر کی عورتین غیر محرم مرد سے پردہ و پوشیدہ نہ کرین اور پاخانہ کے لیے باہر میدان مین نکلین اور ہزارون شرک و بدعت مین مبتلا ہوا رہے اور پنج وقتی نماز نہ پڑھے اور رمضان شریف کے روزے نہ رکھے اور مال کی زکوٰۃ اور بیت اللہ شریف کا حج جسپر کہ فرض ہے ادا نہ کرے وغیرہ نافرمانی و گناہ مین ڈوبا ہوا ہے ایسا شخص اشراف کیونکر ہوسکتا ہے افسوس ہے ان لوگون کی عقل اور سمجھ پر کہ دعوی اشراف ہونے کا کرین اور کام شیطانی اور نافرمانی کا عمل مین لاوین —

بیان اپنے کو فقیر کہلانے کا

پھر بعد اسکے اور ایک بات کو معلوم کرنا چاہیے کہ ہمارے ملک مین جتنے جتنے لوگ اپنے کو ذات فقیر اور خاندانی فقیر قرار دیتے ہین اگرچہ ان لوگون مالدار بھی ہون مگر سوائے فقیر کے اپنے کو کچھ نہ کہینگے سو یہ سب کم بختی اور نادانی ہے اسواسطے کہ سوائے مفلس و محتاج اور مسکین اور غریبون کے کوئی فقیر نہین ہے یعنی فقیر وہی لوگ ہین جو مال نہین رکھتے اور یہی ثابت ہے حدیث اور قرآن سے یعنی اللہ و رسول کے حکم سے تو اب معلوم کرنا چاہیے

کہ جو لوگ کہ اپنے کو خاندانی اور ایک قوم علٰحدہ ہی تصیر قرار دیتے ہین وہ لوگ اس بات کو چھوڑ دین — اور جو لوگ کہ دوسرے کو قوم فقیر قرار دیکر اور جھوٹ موٹ ایک عیب آپنے لگاکر اُس سے شادی و نکاح نہین کرتے وہ لوگ بھی اس ناحق بات سے توبہ کرین اور باز رہین —

بیان پاتخانہ تیار کرنے کا

پھر بعد اسکے اور ایک بات بڑے کام کی سننا چاہیے وہ یہ ہی کہ ہمارے ملک مین اور دیہات کے رہنے والونکے گھر مین پاتخانہ تیار نہین کرتے ہین عورت و مرد سب کوئی باہر میدان مین پاتخانہ کے لیے نکلتے ہین خواہ پردہ ہو یا بے پردگی ہو اور جب باہر نکلا تو پردے کا کیا حساب ہی سو یہ ہرگز درست نہین کیونکہ پردہ انسان کے لیے بڑی اصل مین سے ہی خصوصاً عورتون کے لیے پردہ ایسی چیز ہی کہ گویا کل عزت اور صفت عورتونکی پردے پر موقوف ہی اور شیطان ہر وقت آدمی کو دغا اور فریب دینے کے درپے رہتا ہی اور عورتین شیطان کے اصل ہتیار ہین سو ہرگز نہین چاہیے آدمی کو کہ جہان چاہے اور جس طرح چاہین گھر کی عورتین باہر نکل جادین اور مرد اسمین فراموشی اور بیحیائی اختیار کرین پس ایسے مردون کو حضرت نے دیوث فرمایا ہی — اور لائق ہی ہر آدمی کو کہ ایک ایک پاتخانہ حویلی اور باہر مین تیار کر رکھین کہ یہ ہر کسی کے لیے بڑی عزت و آرام کی چیز ہی یعنی آدمی اگر اس پاتخانے کی تیاری کو ہمیشہ اور ہر دن کے لیے بڑی چیز نہین جان سکتا ہی تو کسی کسی دنون کے لیے تو ہر کسی کے واسطے بڑی چیز ہو سکتی ہی جیسے کہ بہت جلد پاتخانہ کی ضرورت ہوئی اور لحظہ بھی توقف کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایسی حالت مین انسان کب تک دوڑتا جلدی باہر نکلے اور بیزاری جگہ تلاش کرکے پاتخانہ پھرنے بیٹھے

اور ایسی حالت اور ضرورت یعنی دست اور پاخانہ کا جاری ہونا اکثر انسان کو
کبھی کبھی ہوا کرتا ہے اور جلاب لینے اور بیمار پڑنے کے وقت کا بھی یہی حال ہے
مثلاً کوئی آدمی بیمار پڑا مگر اسقدر بیماری نہیں کہ گھر کے اندر گڑھا کھود کر پاخانہ
پھرے اور اسقدر طاقت بھی نہیں کہ دور میدان میں پاخانہ کے لیے
جاسکے یا عورتیں پاخانہ کے لیے باہر نکلیں اور مردونکی نظروں سے نپل
اور پوشیدہ نہ پاوے تو ایسے ایسے وقتون اور حالتون کے لیے ایک پاخانہ
گھر کے اندر یعنی قریب گھر کے جس طرف موقع ہو تیار کرنا اور رہنا بڑی عزت
اور آرام کا سبب ہے۔ اگر کہوگے کہ رات کو عورتیں پاخانہ جاتی ہیں تو یہ
جان لو کہ اول تو یہ امر اپنا اختیاری اور مقرری نہیں دوسرے پاخانے اور
پیشاب کو اسکے وقت سے زیادہ روکنا بھی درست نہیں تیسرے رات کو
میدان میں باہر جانا یہ ہرگز اچھا نہیں کیونکہ دشمن آدمی کا ہمیشہ درپے
رہتا ہے خواہ وہ دشمن ظاہر ہو یا پوشیدہ ہو اور ظاہری دشمن سے تو کسیقدر
آدمی طاقت بھی بچنے کی رکھتا ہے مگر پوشیدہ دشمن سے بچنے کی بالکل طاقت نہیں
گویا خدا ہی کی مدد اور فضل سے آدمی کا بچاؤ ہے۔ اے لوگو جان لو کہ اول تو
منھہ کا دکھانا ہی عورت کے لیے غیر محرم مرد کو درست نہیں کیونکہ جو کچھہ دنیا میں
درباب شہوتون اور عورتون کے آفت اور گناہ ہے تو یہی عورتون کے منھہ
دیکھنے اور دکھانے کے سبب سے ہے پھر اسپر بھی منھہ دیکھنے اور دکھانے کے سوائے
ستر بدن بھی اپنا پاخانے میں باہر نکل کر دکھا دیں تو یہ بڑا ظلم و زیادتی ہے
اور اسی بے پردگی کے سبب سے آبدست کا پانی بھی عورتیں ایسی جلدی سے
لیتی ہیں کہ شاید پاخانے کی راہ صفائی بھی نہیں ہوتی پھر اس نجاست اور
بیغیرتی کی حالت میں بھی دعوی شرافت کا کیے جاتے ہیں تو معلوم نہیں

کہ یہ لوگ کس چیز کو اشراف کہتے ہین — اور یاد رہے کہ آجکل بہت سے پاخانے
لوگون کے مکانون مین تیار ہوگئے اب باقی لوگون کو بھی مناسب ہے کہ ہر بات کی
آفات اور مفیدات کو سمجھکر پاخانہ اپنا اپنا گھر مین تیار کرلین — اور اس
پردے اور پاخانہ کی تیاری کے معاملے مین امیر اور غریب سب لوگ برابر ہین
اور جس بات کی انسان نیت اور ہمت اور عادت کریگا وہی بات اُسکے لیے
سہل اور آسان ہوجائیگی اور اُسیقدر خداوند تعالے کی بھی مدد اور فضل
اُسپر پہونچا کریگا — اسیطرح چاہیے کہ غسل بھی عورتین کپڑا پہنکر کرین
ننگے بدن سے عورت بھی عورت کے سامنے غسل نکرے اور دو چار عورتین
بلکہ پاخانہ پھرنے نہ بیٹھین اور پاخانہ پھرتے وقت کلام نہ کرین اور قبل
آبدست کے مٹی کے ڈھیلے سے صاف کرلین اور زیادہ خلاصہ آداب
پاخانہ کا دوسری کتاب مین دیکھ لین یا کتاب نصیحت النسا مین دیکھین جو
سننے بڑی کیفیت کے ساتھ لکھی ہے

بیان ٹھاکر کے برت کا

پھر بعد اسکے اور بھی ایک بات معلوم کرنا چاہیے کہ بعضی عورتین اس
دیہات کی ایسی ناقص العقل اور نادان ہین کہ اپنے خالق اور مالک کی
بندگی اور اپنی عزت اور بدن کی پردگی وغیرہ حکم اپنی بہتری کے چھوڑکر اپنے
نفس اور شیطان کی تابعداری مین لگ گئی ہین اور تمام سال کے اندر بعضے
کام شیطانی اور نافرمانی کے ہین گویا اُن کامون کے انجام کار اور مددگار یہی لوگ ہین
اور منجملہ اُن گناہون کے کامون کے ایک ٹھاکر کا برت ہے کہ اُسکو مہینہ ماگھ مین
اتوار کے دن کرتی ہین بشرطیکہ اُس مہینے مین ایک نیا چاند بھی ہوتا ہو پس جسقدر
مدت تک اُس مہینے مین چاند رہیگا اُسکے ہر اتوار کو ٹھاکر کا برت عورتین کرینگی

اس نیت اور امید پر کہ اسکے کرنے سے ہمارے اولاد ہو یا دیگر مطلب حاصل ہو
اور خلاصہ کیفیت اسکی یہ ہی کہ مثلاً جب اتوار کے روز ٹھاکر کا برت کرینگی تو
اسکے قبل رات کو یعنے اس اتوار کی رات کو دودھ اور کیلا اور اروا کا کھانا
کھا لیتی ہین اور اسکو سگم کا کھانا کہتی ہین اور گوشت گاسے کا اس روز اپنے
مکان مین جانے نہین دیتین بلکہ بستی مین بھی جانے سے ممانعت کرتی ہین اور ترک جماع
بھی کر دیتی ہین اور اسکی صبح کو یعنے اتوار کو انکو ہر عورت ایک ایک مٹی کا برتن جسکو
سنبھال سکتے ہین اپنے ہاتھ مین لیکر کنک قسم کی لکڑی چھوٹی چھوٹی کاٹ کے
اسمین جلاتی ہین اور اسکو آٹھ لکڑی کہتی ہین اور اس لکڑی کو ایک مرد
دودھ کو کری مین بھار الکر لیتا ہی اور کچھ چاول اور کوڑی بھی اپنے پاس کپڑے مین
لے لیتی ہین اور لباس اچھا پہنتی ہین اور سنگار و صفائی خوب کرتی ہین سر کے
بال کھول کر لٹکا دیتی ہین اور گہنا و زیور بھی پہن لیتی ہین یہ سب کچھ کر کے تب
جماعت جماعت اور قافلہ قافلہ دس پانچ یا دس بیس عورتین ملکر کوئی تو
شامل مین ڈھول و باجا لے لیتی ہی اور کوئی بغیر ڈھول کے گھر سے روانہ ہو کر
ٹھاکر کے چورا مین یعنی استھان مین چلی جاتی ہی جہان پر ایک شیطان کا
نائب بڑی دھوم سے ایک بینت کی چھڑی ہاتھ مین لیکر اور بہت سی
چیزین اپنے استھان مین موجود رکھکر کوڑ رہا ہی اور اسکے سر پر ایک دوسرا آدمی
دودھ اور پانی ڈالا کرتا ہی اور وہان پر بھی ڈھول بجایا کرتا ہی بلکہ بعضی جگہ مین
ہر چیز کی دکان بھی بکنے آتی ہی۔ پس اسی کے پاس عورتین جاکر اپنا مطلب
بیان کرتی ہین اور وہ شیطان کا نائب جسکو ٹھاکر بھی کہتے ہین ان عورتونکی طرف
دھیان و خیال سے خوب دیکھکر ان سائل عورتون کے مطلب کا جواب بیان
کرتا ہی اور کچھ چاول اور کیلا انکو اپنے استھان سے لیکر دیدیتا ہی اور کہتا ہی کہ

اگر تیرا مطلب ہو جاوے تو پھر آیندہ تجھکو ایک یا دونون ہاتھ کی چاندی کا تار یعنی
تڑول یا ایک بکرا وغیرہ دینا ہوگا اور بہت سی عورتین ہین کہ اُس سبب سے اُس
نائب شیطان کا بے مرضی کام و کلام ہونے کے سبب اپنے ہاتھ کے بینت کی
چھڑی سے اُس عورت کو خوب مارتا اور گالیان دیتا ہی کہ شاید ویسی مار اور
گالی اُسکا شوہر بھی اُس عورت کو کسی قصور پر کبھی نہ دیتا ہوگا اور اس مار سے
کتنی عورتین پی چھاتی اور بدن مین سخت چوٹ ہونے کے سبب بہت روتی ہین
اور کتنی عورتون کے کپڑے یعنی چادر بدن سے گر پڑتی ہی اور کتنی کی چادر کھسک کر
ننگی اور بے ستر ہو جاتی ہین تو اگر وہ عورت اپنی چادر کو سنوارتی اور درست
کرتی ہی تو دوسری عورتین اُسکو ممانعت کرتی ہین کہ یہ تمہارے واسطے خود تمکو
درست نہین یعنی غیر عورتون اور مردون کو کپڑا درست کر دینا چاہیے آخر
دوسری عورت کپڑا درست کر دیتی ہی لیکن ایسی حرکت بیجا سب جگہ نہین ہوتی
کہین کہین اتفاق سے ہوتی ہی چنانچہ علاقہ پرگنہ باڑہ مقام ماٹھر اسا کہین
سنہ ۱۲ سال بنگلہ مین کپڑے کا چھٹنا اور بے ستر ہو جانا اور مار کے صدمہ سے
روتے روتے اپنے مکان تک آنا یہ واقع مین ہوا ہی ثبوت مین اسکے چند گواہان
آنکھ سے دیکھنے والے موجود ہین اور بدزبان بولنا عورتون کی شان مین
یہ تو اکثر ہوتا ہی ہی پس ان حالات کو ہزارون عورت و مرد بالذت اور
باشہوت دیکھتے ہین اور ہنستے ہین بلکہ کتنی عورتون کے خود مرد بھی خفیہ اُس
مجلس مین موجود ہوتے ہین مگر شرم اور غرض کے سبب سے کچھ نہین کہتے
اور سواے اسکے بہت کثرت آدمی کے بیچ اور درمیان مین اُن بدت والی
باجمال بے کمال کے گھس جانے اور کھڑا رہنے مین نہ معلوم کیا کچھ فساد برپا
ہوتا ہی کہ انھین لوگون کو خوب معلوم ہی ۔ پھر بعد اسکے اُس جگہ سے

فرصت ہو کر چمار کے مکان میں جاتی ہیں کہ جب تک چمار کے گھر نہ جائینگی
تب تک وہ برت ٹھاکر کا کامل اور پورا نہوگا۔ اور اس برت کے روز
جگہ جگہ پر بہت سے آدمی خصوصاً لڑکے کپڑا بچھا کر اور کچھ نقل وغیرہ بنا کر
چاول اور کوڑی کے انتظار میں رہتے ہیں تو انھیں برت کرنے والی عورتوں کو
وہان پر بھی چاول اور کوڑی دینا ہوتا ہے اسیطرح چمار کے مکان میں بھی اور
نائب شیطان کے استھان میں بھی دینا پڑتا ہے۔ پھر بعد اسکے اسی روز
کسی جگہ کے ہاٹ یا بازار بھی جانا ان عورتوں کو ضرور ہے تا کہ طرح طرح کی
چیزیں کھانے کے لیے خرید لیوین اور عمل برت سے باہر نکلنے کے وقت میں
کھاوین۔ اسیقدر حالات ضروری ٹھاکر کے برت کے لکھے گئے۔ اور اس
برت کا ہونا پہلے یعنی سابق میں جاری تھا پھر بعد اسکے چند سال سے یعنی تخمیناً
پندرہ برس کے زمانہ سے بہت کم بلکہ موقوف ہی ہو گیا تھا اسوقت نہ معلوم
کس سبب سے دو تین برس سے خوب جاری ہو گیا ہے تو علاج بھی کرنا اسکا
بہت ضروری ہے آگے تقدیر خداوندی سے جو کچھ ہو۔ اور جتنی باتیں بدعت یا
شرک و بدعت کے ہمارے ملک میں جاری تھیں اور اب تک بہت سی
جاری ہیں ان سب ہر ایک باتوں کا لاجواب علاج کتاب نصیحت نامہ اور
اکسیر ہدایت میں بنگلہ کی موجود ہے۔ بلکہ اسی کتاب نصیحت نامہ کے حاشیہ پر
اس برت کا ہونا بھی لکھا تھا لیکن مٹ گیا تھا اسلیے مٹا ہوا اور بھولا ہوا رسم بہت
مدت کے بعد جاری ہو گیا تو معلوم شاید اس مدت کے اندر کسی عورت کو
لڑکا ہی پیدا نہوا یا جنا اسم غیرہ کی بیماری نہیں چھوٹی یا اور کوئی
ہو گیا یا اپنے حسن اور صورت اور خوش لباس اور پسندیدہ زیورات کو
لوگوں سے دکھانے کا عشق اور آرزو تمام نہ ہکی یا اس برت کے نذر

وس ہیں گانون کو چل پھر کرکے دیکھ لینے کی خواہش دلمین پیدا ہوگئی غرض
کوئی سبب ہوا در ممکن ہے کہ بے سبب کا بھی یہ ہوتا ہو کیونکہ جب نادان کے
زمرہ سے ایک یا دو آدمی کسی کام کرنے کو نکلتے ہین تو انکی دیکھا دیکھی ہزارون
نادان کرنے لگتے ہین تو اب ان سب باتون کی تجویز کرنا ہر کسی کو ضرور اور
ضرورت ہے اسواسطے کہ کون سے مطالب اور مقاصد بندونکے خداوند تعالیٰ سے
پورے اور ادا ہوے کہ وہ عورت ذات عزیز ہے کہنا چیز اور دوزخ کا حلیہ بنانے کو
تماکر کا برت کی ۔ اور گھر سے باہر نکلکر گورو بکری کی عزت اور خاصیت کے
درجے مین داخل ہوے ۔ پھر اس ناشائستہ اور بے ضابطہ کام کرنے پر بھی
پھر کوئی دعویٰ شرافت کا کیے جاتے ہین اور مٹھی کے مٹھی اور توڑے کے
توڑے روپیہ کے یہ فخر شرافت اور اچھے خاندان کے کہکر بیٹی کی شادی کی
بری مین لیتے ہین ۔ افسوس صد افسوس ان شریفون کی عقل اور علم اور
عمل پر کہ کس زبان سے کذب کلام اپنے منہ پر لاتے ہین پھر خوش و راضی بھی
اسپر رہتے ہین سچ ہے کہ دیوانہ اپنے کو دیوانہ نہین کہتا اگر کہے تو وہ دیوانہ ہی
نہووے ۔ ای لوگو ہوش کرو اور خواب غفلت سے جاگو اور اپنی نادانی اور
بیماری کا علاج دین کے حکیم سے یعنی دین کے عالمون سے کرو یعنی اُنکی
بات کو سنو اور وہ جو کرنے کو کہے اُسکو کرو اور جس کام و کلام کو چھوڑنے
کو کہے اُسکو چھوڑ دو ۔ اگر تمھاری آنکھ کی روشنی کچھ گھٹ جاتی ہے تو کسقدر اُسکے
علاج کی تلاش مین دوڑتے ہو اور جو تمکو علاج دے اُسکی تابعداری کسقدر
کرتے ہو یا کسی مقام پر جاتے ہوے راستہ نجانتے ہو تو کسقدر اُس راستے کا
نشان اور پتہ لوگون سے پوچھتے ہو اور جس طرح پر تمکو وہ بتلاتا ہے اُسیطرح
چلتے ہو اور خلاف بتانے کے کر نہین سکتے ہو اسیطرح چاہیے تمکو کہ عالم

آخرت کا جس طریق پر تمکو نیک وبد اور بھلے برے کا حکم کرے یعنی کرنے اور نہین
کرنے کو کہے اسیطرح پہ تم چلو اور تابعداری اُنکی کرو تاکہ تمھاری نجات اور بہتری
کی صورت ہو ورنہ دنیا مین اندھا اور بے خبر رہکر اور آخرت کے کام نکرکے ہزارون
گناہ اور نافرمانی اپنے شامل مین لیکر اور اس دنیا سے خالی ہاتھ مرکر دوزخ مین
پڑوگے حسرت اور غفلت کی آگ مین ہمیشہ جلوگے پھر اسوقت کوئی تدبیر کام
نہ آئیگی چاہیے کہ جلد توبہ کرو اور راہ سیدھی پہ چلو — اللہ تعالے ہر کسی کو
ہدایت کرے اور توفیق نیک دیوے آمین آمین —

نصیحت قحط

پھر بعد اسکے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ جو ملک مین قحط وگرانی اور وبا اور آفت
اور خانہ سوزی اور طوفان اور آندھی اور طرح طرح کی بیماری اور نقصانی وغیرہ
آفات اور مصیبات ہوا کرتی ہین تو یہ ہونا بندونکی نافرمانی اور گناہ کے سبب سے ہے
اور یہ گناہ اور نافرمانی دو طرح پہ ہوتی ہے ایک تو یہ کہ جن کاموں کو کرنے کا حکم ہے
جیسے نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ اور صدقات اور خیرات وغیرہ اسکو ادا نکرنا
دوسرے جس گناہ اور نافرمانی سے باز رہنے اور پرہیز کرنے کا حکم ہے اسکو
چھوڑنہ دینا جیسے سود اور شراب اور زنا اور جھوٹ اور فریب اور بدمعاملہ
اور ظلم اور بے پردگی عورت اور شرک اور بدعت وغیرہ تو بندونکو چاہیے
کہ اپنے گذرے ہوے گناہون پہ توبہ اور استغفار خوب کیا کرین یعنی زبان سے
گناہ کی معافی چاہے اور دل سے نادم اور پشیمان ہووے بلکہ رونے لگے
اسواسطے کہ جسقدر عاجزی اور اخلاص اور نرمی اور صفائی اور رونے کے ساتھ
دعا اور مناجات کریگا اسیقدر ثواب زیادہ اور مقبول جلد ہونے لگیگا — اور
دوسرے یہ کہ آئندہ کے گناہ اور نافرمانی کرنے سے باز رہے اور تیسرے

یہ کہ غفلت اور گمراہی کے ساتھ جو ہمیشہ آدمی زندگی عزیز اپنی کو گذارتا ہی اُس سے ہوشیار
اور خبردار ہو جاوے یعنی کہاں سے آئے ہو اور کہاں کو جاؤگے اور کیا کرتے ہو
اور کیا کرنا چاہیے — یہی بھی تین سبب اور بھید ہیں طرح طرح کی سختیاں اور
مصیبت سے ادب اور تنبیہ پروردگار تعالے کی طرف سے بندونکو ہوا کرتی ہی
یہانتک کہ کھانا کھاتے وقت کا منھ مین اٹکنا اور راستہ چلتے پیر سے ٹھوکر کھانا
وغیرہ یہ بھی بندونکے عمل کا بدلا ہی اور اس امر کی باریکیان بہت ہین وہ
عوام اور فہم کے علم اور یقین کے لائق نہین اور علاوہ اسکے اگر کسیقدر تفصیل
اسکی لکھی بھی جاوے تو بسبب طول مضمون ہوجائیگا اسلیے چھوڑ دی گئی — اور یہ
جاننا چاہیے کہ خداوند تعالے کا معاملہ اور کارخانہ ہر ایک مقامون اور ملکون
اور زمانون مین رنگارنگ پر جاری اور موجود ہی یہانتک کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ
اسکی نیت اور ہمت اور محنت اور علم اور یقین اور ایمان اور عمل اور عادت کے
موافق یہ سب معاملے ہوا کرتے ہین یہ نہایت سمجھنے کی بات ہی اسیطرح قحط و مصیبت کا
طرح طرح پر ملک مین ہونا اسمین بھی ہزارون بھید اور حکمت ہی اور جو کچھ
اللہ تعالے کرتا ہی واسطے بہتری کے کرتا ہی اور علم بہتری کا اُسکو خوب معلوم ہی
اسے لوگو بڑے سمجھنے کی بات ہی کہ جسوقت مین اللہ تعالے نے ہر طرح کی نعمت
اور آرام اپنے بندون کو نصیب کرتا ہی اُسوقت مین بھی اکثر لوگ شکرگزار
اور تابعدار اپنے مالک کے نہین ہوتے ہین اور جسوقت کچھ دکھ مصیبت مین
گرفتار کرتا ہی اُسوقت مین بھی مصیبت سے نجات پانے کے لیے دہشت اور
متابعت نہین کرتے یہانتک کہ مصیبت کے سبب مر جاوے مگر کوئی گناہ
اور بدی کو چھوڑ کر اور اُس سے توبہ کر بندگی اور نیکی کرنے کو راضی نہ ہووے
تو گویا آپ اپنے اوپر لوگ ظلم کرتے ہین اور اللہ بہت دانا اور حکیم اور انصاف والا ہی

اے لوگو بہت سمجھنے اور شکر کرنے کی بات ہے کہ باوجود اسقدر گناہ اور نافرمانی اور
ناشکری اور ناصبری کرنے پر بھی وہ رحیم کریم اپنی رحمت اور مہربانی سے نعمت
دنیا دیے چلا جاتا ہے کسیکو بھوک سے نہیں مارتا اور نہ کوئی عمدہ نعمتوں کی
کسی سے چھین لیتا ہے گویا تابعدار اور نافرمان اس دنیا کی نعمتوں میں برابر ہین
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنی جو کوئی منکر ہے اسکو بھی فائدہ دونگا تھوڑے
دنوں [illegible] پھر [illegible] کھینچ لاؤنگا دوزخ کے عذاب میں — انتہی — اور لیکن لذت
کمال [illegible] اسکو ہے جو [illegible] کی معرفت اور [illegible] حقیقت کو خوب
جانتا ہے اور اپنے مالک نعمت دینے والے کی تابعداری کرتا ہے — اے لوگو
بڑے دھیان اور خیال کی بات ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی آدمی کی نافرمانی اور
ناشکری کرتا ہے تو جلد غصہ ہوکر اسپر تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنی دی ہوئی
چیزوں کو چھین لیتا ہے اور اکثر آدمی کسی کی بھلائی کا روادار اور مددگار نہیں
تو اس صورت پر اگر وہ خداوند تعالے کریم رحیم نہو تو آدمی کے لیے کہڑے کہڑے
آفت اور موت ہے — پھر ایسے اللہ کو نہ ڈرنا اور اسکی تابعداری اور شکرگزاری
نکرنا انسانیت کے خلاف ہے — اے لوگو خیال کرو کہ باوجود اس کثرت نافرمانی اور
گناہ کے بھی مینہ کے پانی سے انواع رنگی کھیتی اور نعمتین پیدا کرکے مثل [illegible] اور
دنیا کے تمام مردون اور عورتون کو پالتا ہے یعنی ہر ملک میں دریا اور نہر
اور تالاب اور کنوئین کے پانی سے سینچکر کھیتیان کرتے ہین اور اس ملک کو
اللہ تعالے نے اس صفت اور کیفیت پر پیدا کیا ہے کہ آسمان کے پانی سے
کھیت کا ہونا گویا بس اور کافی کر دیا ہے تو یہ آدمی کے لیے کسقدر فائدہ اور
احسان ہے تو اس فائدہ عظیم پر بھی شکرگزاری اور تابعداری اپنے پروردگار
تعالے کی نہیں کرتا ہے تو اس بات کو لوگ آپ ہی سمجھین اور انصاف کرین

کہ یہ ظلم اور زیادتی کسکی طرف سے ہے اور آیا اس برس جو ۱۲۹۸ [illegible] مطابق
سنہ ۱۲۹۹ الکمال ہجری ماہ رمضان کے مہینے میں جو پانی کا برسنا چند روز سے کسیقدر بند ہو گیا ہو
تو اب اپنی لاچاری اور [illegible] جو کچھ ہوا اور یہ [illegible] پانی کا برسانا اور کھیت کا زمین سے
اگانا اور اس میں پھل پھول اور گھاس [illegible] یہ کام کسکا ہے اور کون کرتا ہے
معلوم ہوا کہ سب کام پروردگار تعالے کا ہے تو پھر کس لیے اس مالک معبود کو نہیں ڈرتے
اور اسکی تابعداری نہیں کرتے اور گناہ سے باز نہیں رہتے اور توبہ نصوح اپنے
گذرے ہوئے گناہون سے کیون نہیں کرتے اور استسقا کی نماز میدان میں جاکر
کیون نہیں پڑھتے اور بہت استغفار اور عاجزی کیون نہیں کرتے تا کہ مغفرت
اور رحمت جلد نازل اور نصیب ہو اے لوگو معلوم کرو کہ انبیائے اولین کے
زمانہ میں جب کسی گناہ اور نافرمانی پر آفت اور مصیبت نازل ہوتی تھی تو
ایک ہی دفعہ تمام ملک میں ہو جاتی تھی اور ہمارے پیغمبر صاحب آخر الانبیا
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے زمانہ سے وہ آفت عام کا ہونا موقوف ہو گیا
یعنی اس زمانہ میں جب کسی تقصیر پر کوئی آفت نازل ہوگی تو کسی ملک اور ضلع اور پرگنہ
اور گانون اور مکان میں ہوگی اور کسی اور ضلع اور ملک اور پرگنہ اور گانون اور
مکان میں نہوگی تو یہ بھی ایک بڑا فضل اور احسان ہمارے پروردگار تعالے کی طرف
سے اگر ایسا نہوتا تو آفت اور قحط عام میں لوگون کی جان بچنا مشکل ہو جاتی اور
کسی جگہ اور مقام کی مدد اور آمد کسی جگہ اور مقام میں نہ پہنچ سکتی سب جگہ کے
لوگ نفسی نفسی اور فراموشی ہو جاتے تو اس امر کی شکر گذاری اور تابعداری کرنا
لوگون کو کسقدر لازم ہو سکتی ہے — اے لوگو نہیں چاہتا ہو اللہ تعالے
آج کسی سے کل کی بندگی کو اسیطرح تم بھی نہ چاہو اللہ تعالے سے کل کی روزی
آجکو اور جو کچھ بندون کے کام اللہ تعالے کے ذمہ ہیں وہ کرتا ہے اسیطرح

چاہیے کہ بندہ بھی اپنے ذمہ کے کاموں کو کرے جو کچھ کہ اللہ تعالے کی طرف سے ہے
یہ کون انصاف ہے کہ اللہ تعالے اپنے بندے کے کاموں کو کرے اور بندہ اپنے
مالک کی تابعداری نہ کرے — اے لوگو جب سے انسان کی عمر کی بلاغت کا حکم آتا ہے ہی
ہر عورت و مرد پر نماز اور روزہ کا ادا کرنا فرض ہو گیا ہے تو اب سمجھو کہ ہزاروں آدمی میں کوئی
ایک آدمی نماز اور روزہ نہیں کرتے ہو بھلا یہ کیونکہ بہ محنت اور پیشہ ہو پھر اسپر کلام
شرافت کا بدلنا اور دعوی اپنے خاندانی حسب و نسب کا کرنا یہ کیونکر قبول سکتے ہو
یعنی اپنے کو پسند رکھتے ہو — چاہیے کہ جلد توبہ کرو اور اپنے اللہ و رسول کے حکم کو
قبول کرلو — اور آخرت کو صحیح جانو اور اس آخرت کا کام جہاں تک ہو سکے اس
دنیا سے فانی میں کرلو نہیں تو آپ اپنے سے خراب ہو جاؤ گے اللہ و رسول کو کچھ
پروا نہیں تیری نیکی اور بدی کی — اللہ تعالے سب لوگوں کو ہدایت کرے اور ایمان و
آخرت کا بخشے آمین آمین

خلاصہ در کتاب چھپوانے کی از جانب مصنف

یعنی جب یہ کتاب الاشراف کو لکھکر تیار کیا تو اسکے چھپوانے کی فکر میں بہت ہو
آخر بفضل تعالے حامی دین آخرت الیقین منشی بدرالدین احمد صاحب ادام اللہ ظلہ و عمیلہ
ساکن موضع پانچی بارہ علاقہ تھانہ کشن گنج ضلع پورنیہ نے کتاب ہذا کو بنظر فائدہ بھائی
مسلمان کے اپنے پاس سے خرچ دیکر چھپوا دیا اللہ تعالے اس کار خیر کا ثواب عظیم
دونوں جہان میں موصوف الیہ کو عطا فرماوے — آمین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاوی رحمت معین طبع فضل و جود منبع جناب [illegible] تقدیس ختم ملت اقبال [illegible]
[illegible]
[illegible]

بعد حمد خالق انام و صلوٰۃ رسول علیہ و علی آلہ و صحبہ الصلوٰۃ و السلام کے عندلیب خامۂ نعت
مدحت رئیس یگانہ و بیاں رئیس کہ مربی کافہ برایا و حامی و دین شفیع الورایا ہی علو نسبی اور
والا حسبی میں شہرۂ آفاق کمالات ظاہری و باطنی میں یکتا و طاق باہمہ بدبدہ شاباں باج
بر والی الالباب جو حسن صفت و کمال جودت و نہایت شفقت و نہایت نظر تربیت
... مرد دل ہر شیخ و شاب ہے صفت اسکے عدل و داد و جود و ہمت ...
مجھ ضعیف البنیاد سے کیا ادا ہو شمہ اسکا منشی نمونہ از خروارے و اندکے از بسیارے
کہ مین نے چند رسائل ہدایت و موعظت شوائل جیسے رسالہ نصیحۃ یوم الجمعہ و رسالہ
نصیحۃ النساء و رسالہ عادۃ الانسان موافق فہم اہل دیار و باعث تذکار احباب جوار کے
تالیف کیے اور تحفہ و بلا مع الفوز جناب ممدوح کے گذرانے حضرت والا نے نظر باشاعت
بواعث ہدایت کے متکفل صحیح طبع ہونے اور مصارف طبع مرحمت فرمائے ہر چند یہ
... موجب اشاعت و حصول مادۂ ہدایت انھین حضرت کی ذات والا گستر
پس جو شخص ان رسائل سے فائدہ اٹھاوے وہ مجھ نحیف کو بھی دعاے خیر سے یاد فرما
اور زیادہ تر بحق حضرت معین محی سنن حبیب رب العالمین بخصوص ترقی دولت و حشمت
مراتب دنیا و عاقبت داعی ہووے تاکہ ادا ے شکر ہوتا رہے اور وعدۂ لاکفرون
مناص حاصل ہوا کرے اور سب رسائل بعد تالیف کے مین نے ملاحظہ جناب مولوی ... الکریم
بردوانی و جناب مولوی محمد قادر بخش صاحب سہسرامی کے گذرانا اور وہ دونوں صاحب بھی
محرک طبع ہوئے اسکے بدلے مین اللہ جلشانہ دونوں صاحب کو اجر خیر عطا فرماوے ۔

الراقم عبد المذنب الاواہ وہاب اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ ...

خاتمۃ الطبع بتائید خدا یہ رسالہ ندرت نصاب مسمی بکتاب الاشراف تصنیف ... مین
حسب فرمایش مصنف کے بمقام لکھنؤ مطبع منشی نولکشور مین ماہ جون ۱۸۸۳ء مطابق ماہ شعبان ۱۳۰۰ھ

...

CALL No. ٨٩١٤٧٣٥
ACC NO. ٥٣١٨
AUTHOR
ED AT THE TIME

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:

1. The book must be returned on the date stamped above.

2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.